امت، عصری چیلنجز اور حل

تعارف:- امتِ محمدیہ قرآن و سنت کی روشنی میں جسمِ واحد کی مانند ہے۔ جس کو ایک دوسرے کی ضروریات میں کام آنے اور درپیش مسائل کا مل کر حل نکالنے کی طرف راغب کیا گیا ہے۔ دورِ حاضر کے مسلمان، جو کہ اپنی قدامت پسندانہ سوچوں اور حرکتوں کی وجہ سے آج دنیا میں اپنی قدر و قیمت کھو چکے ہیں، اور مسلسل مختلف قسم کے مسائل کا شکار ہیں۔ جس میں عالمی سطح پر امت کے اتحاد کا فقدان، فرقہ واریت، مغربی میڈیا کی یلغار، غیر اسلامی اور غیر منظم طرزِ حکمرانی اور دیگر معاملات بھی شامل ہیں۔ جس کا حل نظریہ وحدتِ امت کے تحت، علم اور اسلاموفوبیا کی عالمی سطح پر بروقت غیر مصدقہ خبروں کی تردید میں ہے۔ تاہم امت کی عالمی سطح پر بحران کا شکار ہونا اور ان کا فوری حل نہ ہونا امت کو عالمی سطح پر ایک ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا چکا ہے۔ بہرحال، اگر امت کی بقا کے لیے بیان کردہ اصولوں پر تیزی سے کام کیا گیا تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ امت اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنے میں کافی حد تک کامیاب ہو جائے گی۔

اب ہم مختصراً ان مسائل پر نظر ڈالتے ہیں جن کا شکار امت عصرِ حاضر میں مختلف پیمانے پر ہے

امت کے عصری چیلنجز

عالمی سطح پر اتحاد کا فقدان

امت مسلمہ کو اس وقت در پیش مسائل میں سب سے بڑا اور سنگین مسئلہ امت میں اتحاد کا فقدان ہے جس کا فائدہ نہ صرف اندرونی بلکہ بیرونی طاقتیں بھی کافی حد تک اٹھا رہی ہیں۔ امت کے لیے بنائی گئی اسلامی کونسل کی ناکامی بھی اس وجہ سے ہوئی جس میں بیرونی طاقتوں مثلاً امریکہ اور مغرب نے مل کر اندرونی غداروں کے ساتھ مسلمانوں کے اکٹھا ہونے کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔ اس فقدان کی وجہ سے آج مسلمان فلسطین اور کشمیر میں مظالم کا شکار ہیں۔

فرقہ واریت کا پروان

فرقہ واریت کی جڑیں حضور اکرم ﷺ کے دنیا سے رخصت ہونے کے چند سالوں بعد ہی جنم لینا شروع ہو گئیں اور بالآخر امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد امت کو دو حصوں میں تقسیم کرنے میں کامیاب ثابت ہوئی جس کی وجہ سے مسلم امت میں آج ایک بڑھتے پیمانے کا شگاف ہے اور امت میں عدم برداشت بڑھتا جا رہا

دیا ہے۔

مغربی میڈیا کی یلغار: اسلاموفوبیا

مغربی دنیا، خصوصاً امریکہ اپنا عالمی سطح پر تسلط غلبہ قائم کرنا چاہتا ہے جس کو 57 اسلامی ممالک کا اتحاد ایک نظر نہیں بھاتا۔ اور وہ اپنے اتحادی ملکوں اور خود آگے بڑھ کر مختلف دہشتگردی کے واقعات جیسا کہ 9/11 کروا کر اسلاموفوبیا پھیلانے میں کافی حد تک کامیاب رہا ہے۔

غیر اسلامی طرزِ حکمت

اسلام جو کہ طرزِ حکمت کے اصول واضح کرتا ہے اس میں لوگوں کی رائے کو خدا کی رائے سے مطابقت دی جاتی ہے۔ بلکہ آج اسلامی ممالک میں عوام کی رائے کو خدا کے قانون سے اچھا سمجھا جاتا ہے اور اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ جبکہ حکمران کی رائے ہی آخری فیصلہ اور قانون مانی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے عوامی اختلافِ رائے جنم لیتا اور اندرونی انتشار کا باعث بنتا۔

سائنسی میدان میں تنزلی

سائنس جو کہ انسان کی ترقی میں ایک کلیدی کردار رکھتی ہے اس کا ایک بڑا حصہ بنانے پر امت میں

Scanned with CamScanner

فقدان پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے مسلمان مغربی دنیا کی طرف انحصار دیکھتا ہے اور نئے جدید دور کے تقاضے پورے کرنے کے لیے مغرب کی سائنسی خدمات کا منتظر رہتا ہے۔

ایجادات اور ٹیکنالوجی کی طرف رغبت نہ ہونا

بہت سے اسلامی ممالک چونکہ اپنی سائنسی ترقی کی طرف دھیان نہیں دے پائے جس کی وجہ سے انہیں مغرب کی ایجادات اور ٹیکنالوجی پر منحصر ہونا پڑا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں ایجادات اور ٹیکنالوجی کی طرف رغبت ختم ہوتی نظر آتی ہے جس کا ثبوت ذیل پیراز کا مسلم دنیا میں فقدان ظاہر کرتا ہے۔

دہشتگردی اور مسلمان

چونکہ دور حاضر میں اسلاموفوبیا کی وجہ سے دہشتگردی کو ایک بڑے پیمانے پر اسلام اور مسلمان کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کو مختلف ممالک کے لوگوں میں عدم برداشت ایک بڑے پیمانے پر دیکھائی دیتی ہے۔

اندرونی انتشار ملکی سطح پر

مسلمانوں میں فرقہ واریت کی وجہ سے ایک اندرونی شگاف پیدا ہو گیا ہے جس نے امت کے اتحاد کو کافی حد تک نقصان پہنچایا اور اب اس کی وجہ سے مختلف اسلامی ممالک وقتاً فوقتاً انتشار کا شکار نظر آتے ہیں مثلاً لیبیا، عراق، شام وغیرہ

(امت کے عصری چیلنجوں کا مناسب حل)

عالمی اتحاد امت: نظریہ وحدت امت

مسلمانان اسلام چونکہ اس وقت عالمی سطح پر زبوں حالی کا شکار ہیں، جس کی وجہ سے امت میں وحدت کا تصور اس حد تک ختم ہوتا نظر آتا ہے جس کے لیئے امت کا عالمی سطح پر ایک ہونا بہت ضروری ہے۔ اسی امر کے لیے امت کو ان بنیادی اصولوں کی طرف رخ کرنا ہوگا جو دورِ نبوی میں استعمال ہوئے۔ اس کے دورِ حاضر میں استعمال کی مختلف اشکال ہو سکتی ہیں مگر امت حضورؐ کے فرمان کے مطابق ایک جسم کی مانند ہے۔ اس لیے امت کو چاہیے کہ عالمی اتحاد کے لیے اسلامی عالمی کونسل کو مسلسل فعال رکھے اور اندرونی غداروں کا قلع قمع کرے۔

علم کی شمع: فرقہ واریت کا خاتمہ

علم حاصل کرنا ہر مسلمان عورت اور مرد پر حدیث کی روح سے فرض ہے۔ اب اگر ہم خصوصاً اسلامی یعنی قرآنی علم کی بات کریں تو اس کا سب سے بڑا فائدہ امت کو فرقہ واریت ختم ہونے کی صورت میں مل سکتا ہے۔ اس کے لیے غیر عربی ممالک یعنی عجمی اسلامی ملکوں میں عربی کو قومی سطح پر ترقی دینے سے قرآن کے پیغام کو پڑھنے اور سمجھنے اور عمل کرنے میں آسانی ہوگی جس سے فرقہ واریت کا خاتمہ ممکن ہو سکے گا۔

مغربی میڈیا، اسلاموفوبیا: عالمی اسلامی میڈیا

مغربی میڈیا کی اسلامی علمی حکمتوں، خصوصاً بالخصوص اسلام کے خلاف جو ایک پگا شروع ہے اس کو کنٹرول کرنے کا واحد حل عالمی اسلامی میڈیا کا قیام ہے جو کہ بروقت غیر ملکی اخباروں اور خصوصاً اسلاموفوبیا کے متعلق عوام کی رائے اور مغربی لوگوں کی رائے کو متاثر کرے۔

اسلامی طرزِ حکمت کا اجرا

"وامرهم شورى بينهم" (القرآن)

"وشاورھم فی الامر" (القرآن)

جیسا کہ اسلامی حکومت کی بنیاد اسلامی اصولوں اور عام عوام کی رائے سے منتخب کی جاتی ہے جس کے عالمی سطح پر اثرات ہوتے ہیں اور شوریٰ میں اختلاف رائے ہونا ایک حقیقت ہے جو حکومت میں اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن الکریم کے مطابق تمام اسلامی حکومتوں کو اسلام کے بنیادی اصولوں کو دیکھ کر اپنا نظام حکومت مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔

اسلامی سائنسی عالمی جامعیات کا قیام

اسلام کے ماننے والوں کا جو یہ جتنا علمی رتبہ تو کوئی تھا جن ملتا اور نہ ہی کوئی ایجادات کی طرف رجحان ملتا۔ اس کی وجہ اسلامی عوام اور حکمتوں کا سائنس کو بنیادی اہمیت کا نہ دینا اور جنونیت معاشرے سے الگ رہنا ہے لیکن اسلامی ترقی جدید دور میں سائنس کی ترقی سے منسلک ہو رہی ہے۔

اجتہاد اور اجماع کا اجرا

چونکہ نظام حکومت اور مختلف مقامات پر لوگوں کو مختلف مسائل کا سامنا ہوتا ہے اور

آج کے جدید دور میں مسلمانوں کو سائنسی اور ایجاداتی علوم کو تحفظ دینے اور تعلیم کے لئے اجتہاد اور اجماع کی عالمی سطح پر ضرورت ہے۔

عالم اسلامی انسدادِ دہشتگردی کے ادارہ کا قیام

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے جدید دور میں دہشتگردی کو اسلام کے ساتھ جوڑ کر مغربی میڈیا نے اسلاموفوبیا پھیلایا اور کافی حد تک کامیاب بھی ہو گئے۔ اسی طرح مغربی دنیا اسلامی اتحاد کی مخالفت کے لئے مختلف دہشتگردی کے واقعات کو اسلامی ممالک میں سرپرستی کر کے مسلمانوں کو بدنام کرنے کی تگ و دو میں مصروفِ عمل ہے جس کا تدارک صرف اور صرف آپس میں تعلقات کے معاملات اور عالمی سطح پر انسدادِ دہشتگردی کے ادارہ کے قیام سے ممکن کیا جا سکتا ہے۔

عام عوام کے روزگار اور امن کا تحفظ

اسلامی ممالک میں موجود بیروزگاری بغاوتی تحریکیں عوام کو اس بات کی طرف راغب کرتی ہیں کہ وہ حکمران جو عام عوام کو روزگار نہ دے سکے اس کا حق نہیں رہتا ہے لہٰذا ان ممالک میں منظم تحریکوں کا آغاز ہو جاتا اور تختہ الٹ کر اقتدار پر قبضہ ہو جاتا ہے۔ اس کے تدارک کے لئے

Scanned with CamScanner

تمام مسلم ممالک کو مل کر ایک معاشی یونین کو قیام کرنا چاہیے جس سے ہر ملک میں لوگوں کو باعزت اور باآسانی روزگار فراہم کیا جا سکے

حاصل کلام :-

اسلام جو کہ ایک امن پسند مذہب ہے۔ اس وقت عالمی سطح پر تنزلی کا شکار ہے۔ جس کی وجہ سے امت کی وحدت کو کافی حد تک نقصان بھی پہنچا اور عالمی سطح پر مسلمانوں اور اسلام کے پیغام کو نقصان بھی پہنچا۔ اس میں اگر چہ بیرونی طاقتوں کا ہاتھ ہے، تو اندرونی طاقتیں بھی اس میں برابر کی شریک ہیں۔ جس کا تدارک اور بیان کئے گئے جملہ حل سے ہی ممکن ہے۔ جو کہ امت کا اتحاد و وحدت میں ہے، جس کا کہ امت میں مختلف مسائل کی وجہ سے فقدان ہے۔ لہذا ضرورت اس عالمی اسلامی اتحاد کی ہے جس کی بنیاد نبوی دور میں رکھی گئی تھی۔

Question: 2

(اجتہاد کا مفہوم، تصور، مجتہد، عصرِ حاضر میں اس کی اہمیت)

تعارف:-

اجتہاد اسلامی قوانین کی اساس ہے جس کی بنیاد پر دورِ حاضر، ہر دور کے مسائل کو حل کرنے اور اس کے مطابق قانون سازی کرنے میں مدد ملتی ہے۔ چونکہ اجتہاد قرآن و سنت پر قائم ہوتا ہے، لہٰذا یہ امت پر پابند ہوتا ہے کہ وہ اگر مجتہدین کی رائے سے بطور اجماع کی شکل اختیار کر جائے تو وہ اس کی پابندی کرے۔ جو لوگ اجتہاد کے عمل کو سرانجام دیتے ہیں وہ قرآن و سنت، دنیاداری، باکردار اور اعلیٰ اخلاقیات و عقلی دلائل کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ چونکہ مسلمانانِ اسلام اس وقت مختلف مسائل کا شکار ہیں، جن کا حل صرف اور صرف اجتہاد میں ہے۔ جس کے ذریعے سے نہ صرف درپیش مسائل مثلاً بینکاری وغیرہ جیسے مسائل کا حل نکالا جا سکتا ہے بلکہ اسے اسلامی قوانین کا حصہ بھی بنایا جا سکتا ہے۔

اب ہم جامع طور پر اجتہاد کا مفہوم اور تصور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں جس کی امت کو دورِ حاضر میں اشد ضرورت ہے۔

Scanned with CamScanner

اجتہاد کا مفہوم:

اجتہاد لفظ جہد سے نکلا ہے، جس کے معنی کوشش کرنا، حل نکالنا وغیرہ کے ہیں۔

وہ معاملات زندگی جس کی انسان کو قرآن و سنت میں واضح راہنمائی نہ ملے، اس سلسلے کی جانے والی کوشش کو اجتہاد کہتے ہیں، جو یہ کوشش کرتا اس کی کچھ شرطیں ہیں، جس کو مجتہد کہتے ہیں اور جو لوگ اس کی تقلید کرتے ہیں ان سے مقلد کہتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں جب اسلام وسیع پیمانے پر نہیں پھیلا تھا، اس وقت چند صحابہ کو اجتہاد کی اجازت تھی۔

اجتہاد کی حجت (ثبوت) میں حدیث معاذ الله دلالت کرتی ہے، جب نبی کریم ﷺ نے انہیں یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تھا اور پوچھا تھا

"فیصلہ کیسے کرو گے؟ آپ نے کتاب اللہ سے، پھر پوچھا اگر وہاں نہ پاؤ، فرمایا سنت سے، پھر پوچھا اگر وہاں بھی نہ پاؤ، فرمایا پھر عقل کو استعمال کر کے پوری ایمانداری سے قرآن اور سنت کے اصولوں کے مطابق فیصلے کروں گا۔ جس پر آپ نے فرمایا میں خوش ہوں اپنے رب سے جس نے اپنے نبی کی راہنمائی کا سامان آسان کر دیا۔"

Scanned with CamScanner

تصورِ اجتہاد

وہ مسائل جن کو عام اور خاص لوگ بھی ظاہر اور باطنی طور پر سمجھنے سے قاصر ہوں وہ پھر مجتہد کے ذریعے مختلف مسائل کا حل کرواتے ہیں، جو کہ قرآن و سنت کے اصولوں کے مطابق ہوتا ہے

شرائطِ اجتہاد

مجتہد کا ہونا

مسئلے کا ہونا

قرآن کے مطابق حل

مجتہد کے بارے نیک رائے ہونا

اجتہاد مسلمانوں کی ہر دور میں پیش آنے معاملات میں قرآن و حدیث کی روشنی میں راہنمائی فراہم کر اصول وضع کر دینا، جس کی وجہ سے عام عوام کو اپنے معاملاتِ زندگی میں آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور کسی قسم کا خدا کی ناراضگی کا اندیشہ نہیں رہتا۔ اجتہاد جب اجماع کی شکل اختیار کرے تو قانون بن جاتا اور نبی ﷺ کی ایک حدیث کے مفہوم کے مطابق **"میری امت کسی غلط چیز پر متفق نہیں ہوگی"** اس بات کا ثبوت ہے کہ اجتہاد اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتا

مجتہد کی خصوصیات

فقہ کا علم رکھنے والا:-

جیسا کہ اجتہاد کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ قرآن و حدیث کے علم کی روشنی سے ہے جس میں عوام کے ساتھ ہے۔ اور اس امر کی اجتہاد کرنے والے میں خاص ضرورت ہے کہ وہ پورا فقہ کا علم رکھتا ہو تاکہ قرآن و حدیث کا مفہوم با آسانی سمجھ سکے۔

قرآن و سنت کو سمجھنے والا:-

چونکہ اجتہاد میں بنیاد قرآن و سنت کو ٹھہرتے ہیں، جن کے صحیح معنوں میں علم نہ ہونے کی وجہ سے خطا سرزد ہو سکتی ہے۔ جس سے تدارک کے لئے مجتہد کو صحیح معنوں میں قرآن و سنت کی سمجھ بوجھ ضروری ہے۔

دنیاداری کا علم

اجتہاد کا مقصد ہر دور میں آنے والے مسائل کا حل تلاش کر کے قرآن و سنت کی روشنی میں مسلمانوں کی مدد کرنا ہے۔ اگر مجتہد دنیاداری کا اس طرح سے علم نہیں رکھتا ہو اور دنیاوی معاملات پر گہری نظر نہ ہو تو خطا کا اندیشہ موجود رہتا۔

اخلاقی پاکی :-

مجتہد کا اخلاقی طور پر پاک ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ تاکہ وہ مخالف نظریات کو اخلاقی طور پر قبول کرے اور موثر طریقہ سے ان کا جواب دے۔ اگر مجتہد کا غصہ اس کے فیصلوں پر غالب آتا گیا تو خطرہ کا اندیشہ موجود رہے گا۔

~~دورِ حاضر کی~~

دورِ حاضر کے مجتہدین کی نظر میں باہم حوالہ

انسان خطا کا پتلا ہے۔ جس کو ہر وقت اصلاح کی ضرورت درپیش رہتی ہے۔ لہذا ایک ایسا شخص جو اپنے دور کے حاضر مجتہدین کی نظر میں بھی پاک ہو اور اجتہاد کرے تو اس کا اجتہاد قابلِ بحث اور قبول ہو سکتا۔ کیونکہ اخلاق کی پاکیزگی کا تعلق خدا کے ساتھ مخلصانہ تعلق کو ظاہر کرتا۔ اس طرح پاکیزہ روح ملکہ سے اجتہاد میں خطاؤں کے اندیشہ کمی کی طرف چلے جاتے ہیں۔

مجتہدین کی اقسام

- مجتہد التشریح
- مجتہد المذہب
- مجتہد المسائل
- مجتہد مقید

جیسا کہ علم معاشیات کا ماہر بیالوجی میں کوئی تعاون نہیں کر سکتا کیونکہ علم کی نوعیت مختلف ہوتی اس طرح مجتہدین کی اقسام ہیں۔

Scanned with CamScanner

(دورِ حاضر میں اہمیت)

دورِ حاضر کے مسائل کا حل

جیسا کہ امت اجتہاد کا دروازہ بند ہو جانے کی وجہ سے مختلف مسائل کا شکار ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے آنے والے وقتوں کے مسائل کا حل دورِ حاضر و وقتوں کا مسائل کا حل ممکن نہ ہو سکا اور امت میں ایک مایوسی کا رجحان پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ اجتہاد کی وجہ سے دورِ جدید کے مسائل مثلاً پیوندکاری، ٹیوب والے بچے، چاند کی سائنسی پیدائش، اسلامی بینکاری وغیرہ۔ اجتہاد ان مسائل کو فوری طور پر حل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

قانون سازی میں معاونت

جیسا کہ اسلام میں جدید سیاسی نظام شوریٰ کی رائے پر منحصر ہے۔ اس کے لئے اجتہاد ایک معاون ذریعہ ہے۔ مختلف قسم کے مسائل مثلاً ٹرانس جینڈر کے لیے بل اور ان کے حقوق و جائیداد کی تقسیم کا مسئلہ، قانونی مسائل، علاوہ از عدالت میں فرانزک کا استعمال وغیرہ اجتہاد اور عصرِ جدید میں اجماع مجلس شوریٰ ان تمام مسائل کو با آسانی حل کر سکتی ہے۔

Scanned with CamScanner

امت کے اتحاد کا ذریعہ

جیسا کہ امت اس وقت بڑے بٹ جانے پر جو مخصوص گروہوں میں منقسم ہو گئی ہے۔ جس کا آغاز دورِ حاضر کا تقاضا ہے۔ مختلف ممالک کے علماء مجتہدین کے ذریعے اجتہاد اس امر کو قائم کرنے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں

حاصل کلام :-

اجتہاد مسائل قانون سازی کا وہ واحد ذریعہ ہے جس سے نہ صرف دورِ حاضر کے مسائل حل ہو سکتے ہیں بلکہ آنے والے لوگوں کے لیے اجتہاد کی بنیاد بھی مضبوط ہو سکتی ہے۔ تاکہ وہ اپنا وقت ضائع کیے بغیر قرآن و سنت کی روشنی میں ترقی کر سکیں۔ البتہ ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان کو اس بات کا پابند بنانے اور قوانین پر عمل کروانا اس وقت حکومتِ وقت کی ذمہ داری ہوتی ہے تو حکومت میں شامل لوگوں کو مجتہدین والی شرائط پر اترنا بے حد ضروری ہے تاکہ وہ لوگوں اور امت کے مسائل کا فوری تدارک کیا جا سکے